خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل 3 اکتوبر 1995ء

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 221 منگل 7 جمادی الاول 1416ھ، 3 اخاء 1374ش، 3 اکتوبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## بے حوصلہ ہو کر ہمت نہ ہاریں

یاد رکھو انسان کے اندر ایک بڑا چشمہ لذت کا ہے جب کوئی گناہ اس سے سرزد ہوتا ہے تو وہ چشمۂ لذت مکدّر ہو جاتا ہے۔ اور پھر لذت نہیں رہتی۔ مثلاً ناحق گالی دے دیتا ہے یا ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر بدمزاج ہو کر بدزبانی کرتا ہے تو پھر ذوق (عبادت) جاتا رہتا ہے۔ اخلاقی قویٰ کو لذت میں بہت بڑا دخل ہے۔ جب انسانی قویٰ میں فرق آئے گا تو اس کے ساتھ ہی لذت میں بھی فرق آجاوے گا۔ پس جب کبھی ایسی حالت ہو کہ انس اور ذوق جو (عبادت) میں آتا تھا وہ جاتا رہتا ہے تو چاہئے کہ تھک نہ جاوے اور بے حوصلہ ہو کر ہمت نہ ہارے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو شخص مصلح بننا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ پہلے خود روشن ہو اور اپنی اصلاح کرے۔ دیکھو یہ سورج جو روشن ہے پہلے اس نے خود روشنی حاصل کی ہے۔ میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ ہر ایک قوم کے معلم نے یہی تعلیم دی ہے، لیکن اب دوسرے پر لاٹھی مارنا آسان ہے، لیکن اپنی قربانی دینا مشکل ہو گیا ہے۔ پس جو چاہتا ہے کہ قوم کی اصلاح کرے اور خیر خواہی کرے۔ وہ اس کو اپنی اصلاح سے شروع کرے۔ قدیم زمانہ کے رشی اور اوتار جنگلوں اور بنوں میں جا کر اپنی اصلاح کیوں کرتے تھے وہ آج کل کے لیکچراروں کی طرح زبان نہ کھولتے تھے جب تک خود عمل نہ کر لیتے تھے۔ یہی خدا تعالیٰ کے قرب اور محبت کی راہ ہے۔ جو شخص دل میں کچھ نہیں رکھتا اس کا بیان کرنا پرنالہ کے پانی طرح ہے، جو جھگڑے پیدا کرتا ہے اور جو نور معرفت اور عمل سے بھر کر بولتا ہے وہ بارش کی طرح ہے جو رحمت سمجھی جاتی ہے۔ اس وقت میری نصیحت یاد رکھیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 162)

## متقی اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوتا ہے

(حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب۔ امام جماعت احمدیہ الاول)

اللہ جلشانہ کی سچی فرمانبرداری اختیار کرو۔ اس کی اطاعت کرو۔ اس کی محبت کرو۔ اس کے آگے تذلل کرو۔ اسی کی عبادت ہو۔ اور اللہ کے مقابل میں کوئی غیر تمہارا مطاع۔ محبوب۔ معبود۔ مطلوب امید و بیم کا مرجع نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے مقابل تمہارے لئے کوئی دوسرا نہ ہو۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تمہیں ایک طرف بلاتا ہو اور کوئی اور چیز خواہ وہ تمہارے نفسانی ارادے اور جذبات ہوں یا قوم اور برادری (سوسائٹی) کے اصول اور دستور ہوں۔ سلاطین ہوں۔ امرا ہوں۔ ضرورتیں ہوں۔ غرض کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مقابل میں تم پر اثر انداز نہ ہو سکے۔ پس اللہ تعالیٰ کی اطاعت۔ عبادت۔ فرمانبرداری۔ تذلل اور اس کی حب کے سامنے کوئی اور شے محبوب۔ معبود۔ مطلوب اور مطاع نہ ہو۔

یہ ایک صورت خدا تعالیٰ کے ساتھ نِدّ نہ بنانے کی اعتقادی طور پر ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کا کوئی نِدّ اور مقابل نہ ہو۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ کی جس طرح پر عبادت کی جاتی ہے۔ جس طرح اس کے احکام کی تعمیل اور اوامر کی تعظیم کی جاتی ہے دوسرے کے احکام و اوامر کی ویسی اطاعت وہی تعمیل وہی تعظیم اسی طرز و نہج پر امید و ڈر ہرگز نہ ہو اور کسی کو اس کا شریک نہ بنایا جاوے۔

جب انسان ان دونوں مرحلوں کو طے کر لیتا ہے یا یوں کہو کہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی چھوڑتا۔ اور اس کی اطاعت اور صرف اسی کی اطاعت کرتا ہے تو پھر اس کا آخری مرتبہ یہ ہوتا ہے کہ وہ متقی ہو جاتا ہے۔ تمام دکھوں سے محفوظ ہو کر سچی راحتوں سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ پس نوحؑ نے آکر اپنی قوم کے سامنے وہی تعلیم پیش کی جو تمام راستبازوں کی تعلیم کا خلاصہ اور انبیاء اور رسل

باقی صفحہ 7 پر

## کسی پر اعتراض کرنے میں جلدی نہ کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

## نکاح

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی موجودگی میں مورخہ 95-9-14 کو بیت النور فرینکفورٹ میں محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب مربی انچارج جرمنی نے مکرم شمیلہ سلمیٰ صاحبہ بنت مکرم محمد سلیم صاحب ضیاء حال جرمنی کا نکاح بعوض پانچ ہزار جرمن مارک پر ہمراہ مکرم نعیم احمد صاحب حال جرمنی ابن مکرم ٹھیکیدار نور محمد صاحب کے ساتھ پڑھا۔

اور حضرت صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کروائی۔ عزیزہ شمیلہ سلمیٰ مکرم محمد شریف صاحب سابق کارکن نظارت امور عامہ کی پوتی اور مکرم قاضی خورشید احمد صاحب (وفات یافتہ) سابق انسپکٹر مال کی نواسی ہے۔

○ مورخہ 8۔ ستمبر 1995ء کو محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے عزیزہ مکرمہ عطیۃ الودود صاحبہ بنت مکرم مظفر احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم محمد کلیم ضیاء صاحب ابن مکرم محمد سلیم صاحب ضیاء مقیم جرمنی بعوض ایک لاکھ حق مہر پڑھا۔ مکرم محمد کلیم ضیاء صاحب مکرم محمد شریف صاحب سابق کارکن نظارت امور عامہ کے پوتے اور اور قاضی خورشید احمد صاحب سابق انسپکٹر مال کے نواسے ہیں۔ جبکہ عزیزہ مکرمہ عطیۃ الودود مکرم چوہدری عبدالرحیم کاٹھگڑھی صاحب کی پوتی ہے۔ اور مکرم محمد شریف صاحب سابق کارکن نظارت امور عامہ کی نواسی ہے۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتے جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

## درخواست دعا

○ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد ربوہ سے لکھتے ہیں کہ:-

خاکسار کی ہمشیرہ طاہرہ صدیقہ اہلیہ مکرم مبشر احمد بٹ صاحب انجینئر کوٹ ادو قریباً دو ماہ سے بیمار ہیں۔ پیٹ درد دور نہیں ہو رہی اس وقت لاہور میں زیر علاج ہیں۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ آپریشن ہو گا۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

برادرم چوہدری منیر احمد صاحب کاہلوں زمیندار احمد نگر نزد محمد آباد اسٹیشن سندھ بندش بول اور انفیکشن اور سوزش کے باعث حیدر آباد ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

3- اخاء 1374 ھش　　　　3 - اکتوبر 1995ء

# مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

1- کوشش کرو اور نیز خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعہ سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں۔ تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں۔ کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک ہی محدود رہے وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو۔

2- سب سے اول اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر یک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہو گی۔ اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء پر یک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو تم اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو۔

3- دیکھو اگر کوئی شخص کریم تو ہو اور اس کے پاس ہو تو ہزاروں روپیہ' دے دینے میں بھی اسے تامل اور دریغ نہ ہو لیکن اس کے گھر میں کچھ بھی نہ ہو تو اس کی صفت کریمی کا کیا فائدہ؟ یا اس کے پاس روپیہ تو بہت ہو مگر کریم نہ ہو تو پھر اس سے کیا حاصل؟ مگر خدا تعالیٰ میں یہ دونوں باتیں ہیں وہ قادر ہے اور کریم بھی ہے۔ اور ان دونوں صفتوں میں بھی وہ وحدہ لاشریک ہے۔ پس جب ایسی قادر اور کریم ذات کے ساتھ کوئی کامل تعلق پیدا کرے تو اس سے بڑھ کر خوش قسمت کون ہو گا؟

4- اعلیٰ درجے کی خوشی خدا میں ملتی ہے جس سے پرے کوئی خوشی نہیں ہے۔ جنت پوشیدہ کو کہتے ہیں اور جنت کو جنت اس لئے کہتے ہیں کہ وہ نعمتوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔ اصل جنت ہمارا خدا ہے جس کی طرف تردد منسوب ہی نہیں ہوتا۔ اس لئے بہشت کے اعظم ترین انعامات میں (اللہ کی رضا سب سے بڑی چیز) ہی رکھا ہے۔

انسان انسان کی حیثیت سے کسی نہ کسی دکھ اور تردد میں ہوتا ہے مگر جس قدر قرب الٰہی حاصل کرتا جاتا ہے اور (اللہ کے رنگ) سے رنگین ہوتا جاتا ہے اسی قدر اصل سکھ اور آرام پاتا ہے۔

5- اگر خدا تعالیٰ کی صفات اور اسماء کا لحاظ نہ کیا جائے اور دعا کی جائے' تو وہ کچھ بھی اثر نہیں رکھتی۔ صرف اس ایک راز کے معلوم نہ ہونے کی وجہ سے نہیں' بلکہ معلوم نہ کرنے کی وجہ سے دنیا ہلاک ہو رہی ہے۔ میں نے بہت لوگوں کو کہتے سنا ہے کہ ہم نے بہت دعائیں کیں اور ان کا نتیجہ کچھ نہیں ہوا۔ اور اس نتیجہ نے ان کو دہریہ بنا دیا۔ بات اصل میں یہ ہے کہ ہر امر کے لئے کچھ قواعد اور قوانین ہوتے ہیں ایسا ہی دعا کے واسطے قواعد و قوانین مقرر ہیں۔

کرتا ہے جو مذہب کے تعصّب میں شرارت
اللہ کی غیرت اسے کر دیتی ہے غارت
فطرت کی گراوٹ کا پتہ دیتی ہے یہ بات
وہ اس کو سمجھتا ہے کہ ہے اس کی مہارت

ابوالاقبال

O

تُو پاک ہے پروردگار
خاشاک ہوں مَیں خاکسار

تُو اَرفع و عالی جناب
مَیں جیسے پانی پر حباب

تُو مقتدر قادر قدیر
مَیں ہوں ترے در کی فقیر

تُو قائم و زندہ خدا
تقدیر ہے اپنی فنا

معبود ہے تُو لاشریک
ڈال دے بخشش کی بھیک

ہے خاک پر اپنی جبیں
تجھ کو تو کچھ مشکل نہیں

رحمت سے اپنی کام لے
آج جو مانگوں ملے

مَیں آئی ہوں در پہ ترے
اور تجھ سے مانگوں گی تجھے

امتہ الباری ناصر

میری باتوں کو متوجہ ہو کر سنو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ باتیں صرف تمہارے کان تک ہی رہ جائیں۔ اور تم ان سے کوئی فائدہ نہ اٹھاؤ۔ اور یہ تمہارے دل تک نہ پہنچیں۔ نہیں۔ بلکہ توجہ سے سنو اور ان کو دل میں جگہ دو اور اپنے عمل سے دکھاؤ کہ تم نے ان کو سرسری طور پر نہیں سنا اور ان کا اثر اسی آن تک نہیں بلکہ گہرا اثر ہے۔

اس بات کو بخوبی یاد رکھو کہ گناہ ایسی زہر ہے جس کے کھانے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور نہ صرف ہلاک ہی ہوتا ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے سے رہ جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)


| روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد<br>مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ<br>مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت<br>2 روپے 50 پیسے |
|---|---|---|

خلافت لائبریری ربوہ



Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ایک ادنیٰ درجہ کی عقل بھی سمجھ سکتی ہے کہ خدائے تعالیٰ کے ایک ہونے کے یہی معنی ہیں کہ درحقیقت وجود اسی کا وجود ہے اور باقی سب چیزیں اس سے نکلی ہیں۔ اور اسی کے ساتھ قائم اور اسی کے رشحات فیض سے اپنے کمالات مطلوبہ تک پہنچتی ہیں۔ مگر افسوس کہ (-) کا علم الٰہی اس کے برخلاف بتلا رہا ہے۔ ان کی کتابیں انہی واویلوں سے پر ہیں کہ ہم بھی پرمیشر کی طرح قدیم اور غیر مخلوق اور انادی اور اس کی مشابہہ اور اپنے اپنے وجود کے آپ خدا ہیں۔ نہیں سوچتے کہ اگر وہ بھی قدیم الذات اور قائم بذاتہٖ اور واجب الوجود ہیں تو پھر خدا جیسے ہو کر اس کے ماتحت کیوں ہو گئے؟ اور کس نے درمیان میں ہو کر دونوں میں تعلق پیدا کر دیا۔

یہ بات ایک لڑکا بھی سمجھ سکتا ہے کہ اگر سب ارواح اور اجسام خود بخود پرمیشر کی طرح قدیم اور انادی ہیں۔ اور اپنے اپنے وجود کے آپ ہی خدا ہیں تو پرمیشر اس دعویٰ کا ہرگز مجاز نہیں رہا کہ میں ان چیزوں کا رب اور پیدا کنندہ ہوں۔ کیونکہ جبکہ ان چیزوں نے پرمیشر کے ہاتھ سے وجود ہی نہیں لیا۔ تو پھر ایسا پرمیشر ان کا رب اور مالک کیوں کر ہو سکتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی بچہ بنا بنایا آسمان سے گرے یا زمین کے خمیر سے خود پیدا ہو جائے تو کسی عورت کو یہ دعویٰ ہرگز نہیں پہنچتا کہ یہ میرا بچہ ہے بلکہ اس کا بچہ وہی ہو گا جو اس کے پیٹ سے نکلا ہے تو جو خدا کے ہاتھ سے نکلا ہے وہی خدا کا ہے۔ اور جو اس کے ہاتھ سے نہیں نکلا وہ اس کا کسی طور سے نہیں ہو سکتا۔ کوئی صالح اور بھلا مانس ایسی چیزوں پر ہرگز قبضہ نہیں کرتا جو اس کے نہ ہوں۔ تو پھر کیونکر (-) کے پرمیشر نے ایسی چیزوں پر قبضہ کر لیا جن پر قبضہ کرنے کا اس کو کوئی استحقاق نہیں۔ سو سوچنا چاہئے یہ بات کس قدر مکروہ اور دور از حقانیت ہے کہ مالک الخلق اور ربّ العالمین کو اس کی مخلوقات سے جواب دیا جاتا ہے۔ اور جو اصل حقیقت خدائی کی ہے اس سے اس کو الگ کیا جاتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے)

روحانی قالب کے کامل ہونے کے بعد محبت ذاتیہ الٰہیہ کا شعلہ انسان کے دل پر ایک روح کی طرح پڑتا ہے۔ اور دائمی حضور کی حالت اس کو بخش دیتا ہے۔ کمال کو پہنچتا ہے اور تب ہی روحانی حسن اپنا پورا جلوہ دکھاتا ہے۔ لیکن یہ حسن جو روحانی حسن ہے جس کو حسنِ معاملہ کے ساتھ موسوم کر سکتے ہیں۔ یہ وہ حسن ہے جو اپنی قوی کششوں کے ساتھ حسنِ بشرہ سے بہت بڑھ کر ہے۔ کیونکہ حسنِ بشرہ صرف ایک یا دو شخص کے فانی عشق کا موجب ہو گا۔ جو جلد زوال پذیر ہو جائے گا۔ اور اس کی کشش نہایت کمزور ہو گی لیکن وہ روحانی حسن جس کو حسنِ معاملہ سے موسوم کیا گیا ہے۔ وہ اپنی کششوں میں ایسا سخت اور زبردست ہے کہ ایک دنیا کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ اور زمین و آسمان کا ذرہ ذرہ اس کی طرف کھنچا جاتا ہے۔ اور قبولیت دعا کی بھی درحقیقت فلاسفی یہی ہے کہ جب ایسا روحانی حسن والا انسان جس میں محبت الٰہیہ کی روح داخل ہو جاتی ہے۔ جب کسی غیر ممکن اور نہایت مشکل امر کے لئے دعا کرتا ہے۔ اور اس دعا پر پورا پورا زور دیتا ہے تو چونکہ وہ اپنی ذات میں حسن روحانی رکھتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ کے امر اور اِذن سے اس عالم کا ذرہ ذرہ اس کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ پس ایسے اسباب جمع ہو جاتے ہیں جو اس کی کامیابی کے لئے کافی ہوں۔ تجربہ اور خدا تعالیٰ کی پاک کتاب سے ثابت ہے کہ دنیا کے ہر ایک ذرہ کو طبعاً ایسے شخص کے ساتھ ایک عشق ہوتا ہے اور اس کی دعائیں ان تمام ذرات کو ایسا اپنی طرف کھینچتی ہیں جیسا کہ آہن ربا لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ پس غیر معمولی باتیں جن کا ذکر کسی علم طبعی اور فلسفہ میں نہیں اس کشش کے باعث ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اور وہ کشش طبعی ہوتی ہے۔ جب سے کہ صانع مطلق نے عالمِ اجسام کو ذرات سے ترکیب دی ہر ایک ذرے میں وہ کشش رکھی ہے اور ہر ایک ذرہ روحانی حسن کا عاشق صادق ہے۔ اور ایسا ہی ہر ایک سعید روح بھی کیونکہ وہ حسن تجلی گاہِ حق ہے۔ وہی حسن تھا جس کے لئے فرمایا (کہ آدم کے لئے سجدہ کرو پس انہوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔) اور اب بھی بہتیرے ابلیس ہیں جو اسی حسن کو شناخت نہیں کرتے۔ مگر وہ حسن بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے۔

نوحؑ میں وہی حسن تھا جس کی پاس خاطر حضرت عزّ و جلّ شانہ' کو منظور ہوئی۔ اور تمام منکروں کو پانی کے عذاب سے ہلاک کیا گیا۔ پھر اس کے بعد موسیٰؑ بھی وہی حسن روحانی لے کر آیا جس نے چند روز تکلیفیں اٹھا کر آخر فرعون کا بیڑا غرق کیا۔ پھر سب کے بعد سید الانبیاء و خیر الوریٰ مولانا و سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ایک عظیم الشان روحانی حسن لے کر آئے جس کی تعریف میں یہی آیت کریمہ کافی ہے۔ یعنی وہ نبی جناب الٰہی کے بہت نزدیک چلا گیا۔ اور پھر مخلوق کی طرف جھکا اور اس طرح پر دونوں حقوق کو جو حق اللہ اور حق العباد ہے ادا کر دیا۔ اور دونوں قسم کا حسن روحانی ظاہر کیا۔

ستارہ مظفر

# حضرت سیدہ امتہ الحی صاحبہ

ستارہ مظفر اپنی کتاب ہراول دستہ میں حضرت سیدہ امتہ الحی صاحبہ کے متعلق مزید لکھتی ہیں:۔

حضرت امام جماعت الثانی کہتے ہیں:۔

"میں نے ارادہ کیا کہ قرآن کو تعلیم دوں مگر وہ اس شوق میں مجھ سے بھی آگے بڑھی ہوئی نکلیں۔"

حضرت سیدہ امتہ الحی صاحبہ کو عورتوں کی تعلیم و تربیت اور بہبود کا بہت خیال رہتا تھا۔ آپ کی تحریک پر ہی حضرت امام جماعت الثانی نے لجنہ اماء اللہ قائم فرمائی۔

لجنہ اماء اللہ کی تنظیم قائم ہوئی تو آپ اس کی پہلی سیکرٹری مقرر ہوئیں۔ عورتوں کی انجمن کی پہلی سیکرٹری ہونے کی وجہ سے آپ کو بہت محنت کرنا پڑی۔ گھرداری بھی تھی۔ بچے بھی تھے۔ مگر آپ ان چیزوں کو ثانوی حیثیت دیتی تھیں۔

حضرت صاحب سے لجنہ کے کاموں کے بارے میں ہدایات لیتیں۔ ہر ہفتہ باقاعدگی سے اجلاس کرواتیں۔ اجلاس کی کارروائی پر خود بھی عمل پیرا ہوتیں اور دوسری ممبرات لجنہ سے بھی عمل کرواتیں۔ عورتوں کو خدمت دین کے لئے تیار کرتیں۔ خود بھی وقت نکالتیں۔ خود بھی علم حاصل کرتیں اور دوسری عورتوں کو بھی پڑھاتیں۔

مدرسۃ الخواتین سے بھی قبل شادی شدہ مستورات جو کسی مدرسہ میں داخل نہیں ہو سکتی تھیں ان احمدی عورتوں کو دینی دنیوی زیور تعلیم سے مزین کرنے کے لئے لجنہ نے ابتدا میں دو چار مدرسے قادیان میں جاری کئے ان میں سے ایک مدرسہ آپ کے گھر میں قائم تھا۔ جس کے بارے میں آپ کی 1924ء کی لجنہ کی پہلی رپورٹ میں لکھا ہے کہ

عربی کی پہلی کتاب ختم ہو گئی ہے اور دوسری ختم ہونے والی ہے۔ (کلام الٰہی) اسباق کے طریق پر پڑھایا جاتا ہے (قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر) اور (قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر) کے درسوں کے نوٹ بھی پڑھائے اور یاد کروائے جاتے ہیں۔ کتاب الصرف بھی پڑھائی جاتی ہے۔ فقہ احمدیہ کے مسائل یاد کرواتی ہوں۔ کشتی نوح۔ اربعین ختم ہو گئی ہے۔ عمدۃ الاحکام ختم ہونے والی ہے۔ (کلام الٰہی) کا تیسرا پارہ شروع ہے۔ ان کے باقاعدہ امتحان بھی پرچوں سے لئے جاتے ہیں۔

اس رپورٹ سے اندازہ ہوتا ہے کہ کس قدر محنت سے آپ پڑھاتی تھیں لجنہ کی سیکرٹری شپ کے فرائض انتہائی کوشش سے ادا کرنا بہت سعی چاہتا تھا۔ جس طرح آپ تن دہی سے عمل کرتیں۔ آپ نے ان کاموں کے لئے مختلف رجسٹر بنائے ہوئے تھے۔ جن پر سب کام کا ریکارڈ رکھتیں۔ مثلاً رجسٹر تجویزات۔ جس میں مستورات کی تجاویز لکھی جاتیں۔ اور حضرت صاحب کی رائے لی جاتی۔ دوسرا لجنہ کی کارگزاری پر مشتمل ہوتا۔ تیسرا لجنہ میں شمولیت کی درخواستوں کی نقلیں ہوتیں۔ چوتھا لجنہ کے اغراض و شرائط کا ہوتا۔ پانچویں رجسٹر میں لجنہ کی جو ممبرات مضامین لکھ کر سناتیں ان کے نام اور ہیڈنگ ہوتے تھے سینکڑوں یتامیٰ اور بیوگان کے کھانے کی دعوت کا انتظام ہو یا مجلس دینیات کا معائنہ مربیوں کی آمد پر ان کو ایڈریس پیش کرنے کا موقعہ ہو۔ یا لجنہ کا کوئی بھی کام۔ ہر پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بہت محنت کرتیں۔

مفتی محمد صادق صاحب سات سال یورپ اور امریکہ میں دعوت الی اللہ کر کے واپس آئے تو لجنہ کی طرف سے جو ایڈریس پیش کیا گیا۔ اس کی تعریف رسالہ تادیب النساء کے ایڈیٹر صاحب نے ان الفاظ میں کی:۔

"مختلف جماعتوں نے ایڈریس دیئے لیکن لجنہ اماء اللہ نے جو ایڈریس دیا وہ سب سے بڑھ کر قیمتی اور مضمون آفرین ہے" اس ایڈریس میں محترم مفتی محمد صادق صاحب کے ساتھ آپ کی بیوی کو بھی شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا گیا کہ انہوں نے لمبا عرصہ صبر و استقلال سے خاوند کی عدم موجودگی میں گھر کے انتظام اور بچوں کی تربیت کی اہم ذمہ داری ادا کی اور دینی خدمات میں خاوند کو بے فکری سے حصہ لینے کا موقعہ دیا۔ اور اس طرح اس (بیوی کی) خاموش جدوجہد اور بے لوث خدمت کو قابل قدر اور افراد سلسلہ کی شکریہ کی مستحق گردانا گیا۔

---

ہر ایک شخص جو میرے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے اس کو سمجھ لینا چاہئے کہ اس کی بیعت کی کیا غرض ہے؟ کیا وہ دنیا کے لئے بیعت کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے۔ بہت سے ایسے بدقسمت انسان ہوتے ہیں کہ ان کی بیعت کی غایت اور مقصود صرف دنیا ہوتی ہے ورنہ بیعت سے ان کے اندر کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوتی اور وہ حقیقی یقین اور معرفت کا نور جو حقیقی بیعت کے نتائج اور ثمرات ہیں ان میں پیدا نہیں ہوتا۔ ان کے اعمال میں کوئی خوبی اور صفائی نہیں آتی۔ نیکیوں میں ترقی نہیں کرتے۔ گناہوں سے بچتے نہیں۔ ایسے لوگوں کو جو دنیا کو ہی اپنا اصل مقصود ٹھہراتے ہیں یاد رکھنا چاہئے کہ

دنیا روزے چند آخر کار با خداوند

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

# لجنہ کالم

مہر عورت کی آئندہ زندگی کے ایسے اخراجات پورا کرنے کے لئے ہے کہ جن میں سے بعض کا ذکر وہ اپنے خاوند سے بھی نہیں کر سکتی۔ یا جن اخراجات کی اسے آئندہ زندگی میں ضرورت پیش آتی ہے اور شادی کے وقت وہ جانتی بھی نہیں۔ پھر عورتوں کی بعض ایسی ضرورتیں پیش ہوتی ہیں کہ وہ خاوندوں کو کہہ تو سکتی ہیں لیکن بعض حالات کے ماتحت خاوند ان کو پورا نہیں کر سکتے۔ اس لئے ان کے پاس اپنا کچھ مال ہونا چاہئے۔ مثلاً ایک عورت اگر اس کے پاس مال ہو تو وہ اپنے غریب رشتہ داروں یا غریب والدین کی مدد کر سکتی ہے۔ غریب اقرباء کو مدد دے سکتی ہے۔ مگر یہ اس کی غیرت کے خلاف ہے کہ خاوند سے کہے کہ میرے ماں باپ قابل امداد ہیں ان کی مدد کریں۔ یا میرے رشتہ داروں کو کچھ دو۔ اس بارے میں عورت بڑی غیرت رکھتی ہے۔ عورت فطرتاً اس بات کو پسند نہیں کرتی کہ اپنے والدین کو اپنے خاوند کے سامنے حاجت مند قرار دے۔

غرض کئی صورتیں ہیں جن کے لئے عورت کا اپنا مال بھی ہونا چاہئے۔ اسی لئے (احکام دین) نے مہر رکھا ہے۔ تاکہ اگر ضرورت پڑے تو اس سے وہ اپنے ان کاموں میں خرچ کر سکے جن کے لئے وہ اپنے خاوند سے نہیں کہہ سکتی اور ان قابل امداد رشتہ داروں کی مدد کر سکے جن کے لئے وہ اپنے خاوند سے کہنا مناسب نہیں خیال کرتی۔ پس مہر وہ مال ہے جو عورت کی ساری عمر میں کام آنے کے لئے ہے۔

دوسری بات جس کا مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ نیت ہے۔ اگر یہ بات رائج ہو جائے کہ لڑکی کا مہر والدین لے لیا کریں تو اس بات کا بہت بڑا خطرہ ہے کہ بہت سے والدین کی نیت اس کی شادی میں صاف اور بے لوث نہیں رہے گی۔ ماں باپ عورت کے لئے آخری اپیل کی جگہ ہوتے ہیں جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو جھٹ ماں باپ سے اس کا ذکر کرتی ہے۔ اور اسے خیال ہوتا ہے کہ اگر اور کسی جگہ میری بات نہ سنی گئی تو اس جگہ ضرور سنی جائے گی۔ اس لئے ضروری ہے کہ لڑکی کے معاملات میں ماں باپ کی کوئی نفسانی غرض شامل نہ ہو۔ تا ان کی ہمدردی اس سے متاثر نہ ہو۔ اور مصیبت کے وقت لڑکی کے لئے وہ جائے پناہ بن سکیں۔

اس لئے ضروری ہے کہ ماں باپ کی نیت نکاح کے وقت بالکل پاک و صاف ہو اور اگر یہ بات جائز رکھ دی جائے کہ مہر کی رقم لے لیا کریں۔ یا اپنے لئے کچھ رکھ لیں تو قطع نظر اس کے کہ اخلاق کیا کہتا ہے قطع نظر اس کے کہ (احکام دین) کا کیا حکم ہے۔ قطع نظر اس کے کہ تمدن پر اس کا کیا اثر پڑتا ہے اس کا ایک خطرناک نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کے مد نظر لڑکی کو بیاہنا نہیں ہوگا بلکہ یہ ہوگا کہ کہاں سے ان کو زیادہ رقم مل سکتی ہے۔ یعنی اگر ان کے لئے یہ اجازت ہو کہ مہر کا روپیہ لے سکیں تو حتی الوسع یہ کوشش کریں گے کہ کسی ایسی جگہ لڑکی بیاہ دیں جہاں سے انہیں زیادہ روپیہ ملنے کی امید ہو۔ وہ یہ نہیں دیکھیں گے کہ لڑکی کے لئے وہ جگہ موزوں بھی ہے یا نہیں۔ وہ طمع کے نیچے آکر کسی مناسب جگہ کے بدلے غیر مناسب جگہ بیاہ دینے کی کوشش کریں گے مثلاً کسی ایسے امیر سے بیاہ دیں گے جو بعض وجوہ کی بناء پر لڑکی کو اچھی طرح نہ رکھے یا اس کے لئے بجائے سکھ کے دکھ اور بجائے راحت کے تکلیف ہو۔ اور وہ ساری عمر مصیبت میں پڑی رہے۔ ماں باپ کی خاطر ایک وقت تو لڑکی کنویں میں بھی کود سکتی ہے لیکن ہمیشہ کی مصیبت اس کے لئے ناقابل برداشت ہوتی ہے اور جو لڑکی والدین کی نفسانی اغراض کا شکار ہو کر کسی ایسی جگہ بیاہی جائے جو اس کے مناسب حال نہ ہو وہ ہمیشہ کے لئے تکلیف میں رہے گی۔ نامناسبت کی وجہ سے یا اس کے محبت کے تقاضے۔ جذبات کے تقاضے۔ احساسات کے تقاضے۔ ضروریات کے تقاضے۔ آرام و آسائش کے تقاضے پورے نہ ہوں گے تو وہ اپنی زندگی کو موت سے بدتر خیال کرے گی' اس وجہ سے کوئی لڑکی اس قسم کی تکلیفوں کو تمام عمر برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں. ہو سکتی حالانکہ اگر ایک وقت اسے ماں باپ کے لئے جان بھی دینی پڑے تو وہ دے دے گی۔

---

کمیونسٹوں کے ممالک میں بھی گرجے موجود ہیں اور ان کی حاضری خاصی زیادہ رہتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بہت سے چیلنج جن میں کمیونزم اور (دین حق) کا چیلنج بھی ہے ان سب کے لئے عیسائیت کو اپنی سادگی کی طرف لوٹنا ہوگا۔ انہیں اپنے ظاہری امور کو شاندار بنانے کی بجائے اور کاک ٹیل پارٹیاں اور بڑی بڑی دعوتیں اڑانے کی بجائے سادہ زندگی بسر کرنی چاہئے۔ صرف سادی زندگی اور بلند خیالی ایسی باتیں ہیں جن سے مغربی اخلاقی اقدار کو دوبارہ زندہ کیا جا سکتا ہے تاکہ مختلف خیالات کے چیلنج جو اس وقت درپیش ہیں ان کا مقابلہ کیا جاسکے۔

باقی صفحہ 4 پر

لیکن ان امور کے باوجود میں نہیں سمجھتا کہ (دین حق) یا کوئی بھی اور مذہب ایک عالمی مذہب کے طور پر عیسائیت کی جگہ لے سکے۔ جہاں تک عیسائی کیلنڈر کا تعلق ہے جو یکم عیسوی سے شروع ہوتا ہے یہ دنیا بھر میں رائج ہو چکا ہے۔ دنیا بھر میں لاتعداد گرجے موجود ہیں۔ حتیٰ کہ

---

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

# تلقینِ عمل

تم نے احتیاط نہ کی۔ اور اسے گھر میں گھسنے دیا۔ پس اب بھی تمہارا فرض ہے کہ ہوشیار ہو جاؤ اور کمریں کس لو اور قومی عزت کو بچانے اور قومی ناک کو بچانے کے لئے مجرموں اور غداروں کو نکال باہر کرو۔ خواہ وہ تمہارا باپ ہو خواہ وہ تمہارا بھائی ہو۔ خواہ وہ تمہاری ماں ہو۔ خواہ وہ تمہاری بیوی ہو۔ اور خواہ وہ تمہارا دوست ہو اور کوشش کرو کہ اللہ تعالیٰ کا سلسلہ نیک نامی اور اعلیٰ اخلاق کے ساتھ ترقی کرے۔ یاد رکھو قومی اخلاق اسی وقت غالب ہو سکتے ہیں جب قوم غالب ہو۔ اور جب احمدیت غالب آئے گی تو اس وقت ہمارے یہ اخلاق کام نہیں آئیں گے جو آج میرے اندر یا تمہارے اندر پائے جاتے ہیں۔ بلکہ وہ اخلاق کام آئیں گے اور ان سے دنیا کی اصلاح ہو گی جو اس وقت جماعت کے اندر پائے جاتے ہوں گے۔ اس وقت یہ کام نہیں آئیں گے بلکہ اس شخص کے اخلاق کام آئیں گے جو اس وقت جماعت کے سربراہ ہو گا جب جماعت میں حکومت آئے گی۔ کیونکہ یہ کام اس نے کرنا ہے کہ ان اخلاق کو دنیا پر غالب کرے۔ میں تو واعظ ہوں سیاست میرے پاس نہیں۔ غلبہ مجھے حاصل نہیں۔ میرے پاس تو اتنی بھی طاقت نہیں جتنی کم سے کم اقلیت کو حاصل ہے۔ ہندوستان میں سب سے چھوٹی مناریٹی (Minority) سکھوں کی ہے۔ مجھے تو اتنی بھی طاقت حاصل نہیں۔ جو سکھوں کو ہے۔ تو میرے اندر کتنے ہی بلند اخلاق ہوں وہ دنیا کی اصلاح میں کام نہیں آسکتے۔ ہاں اس شخص کے اخلاق کام آئیں گے جو اس وقت جماعت کے سربراہ ہو گا۔ جب جماعت کو غلبہ حاصل ہو گا۔ میں تو وعظ کرتا ہوں لیکن وعظ کیا (کلام الٰہی) میں کم ہے۔ اچھے سے اچھا وعظ (کلام الٰہی) میں موجود ہے اچھے سے اچھا وعظ حدیث میں موجود ہے۔ اگر (کلام الٰہی) اور حدیث کے وعظ نے کام نہ دیا تو میرا وعظ کیا کام دے گا۔ پس وہی اخلاق کام دیں گے جو اس وقت جماعت میں موجود ہوں گے جب جماعت کو غلبہ حاصل ہو گا۔ اور جو اس وقت جماعت کے سربراہ ہو گا۔ اس لئے اس وقت تک اخلاق کی درستی کا کام کرتے جاؤ۔ جب تک کہ جماعت کو غلبہ حاصل ہو۔ اگر اس وقت تک تم برابر اخلاق کو درست رکھتے گئے تو جب غلبہ ملے گا تو وہ غلبہ نیکی کا ہو گا۔ پس جماعت کی حالت کم از کم اس وقت تک نیک ہونی چاہئے جب تک یہ حالت قائم رہے گی اس وقت یہ جماعت بڑھتی جائے گی۔ اور جب یہ حالت نہ رہے اور خرابی پھیل جائے۔ تو پھر ترقی رک جاتی ہے۔ کسی مامور کے ذریعے سے ترقی حاصل ہو تو ہو اس جماعت کے اخلاق سے نہیں ہو سکتی۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ان اخلاق کو کم از کم اس دن تک جاری رکھیں جس دن کہ احمدیت کو غلبہ حاصل ہو۔ تاکہ یہ اخلاق ساری دنیا میں جاری ہو جائیں اور دنیا تسلیم کرے کہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آکر ان اخلاق کو جاری کیا۔ اگر آج ہم نے ان اخلاق کو مار دیا تو کل کو خراب اخلاق دنیا میں جاری ہوں گے۔ اور جب جماعت میں حکومت آئے گی تو وہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی حکومت نہیں ہو گی...... بلکہ وہ شیطان کی حکومت ہو گی۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور ان کی جماعت کو اس لئے تو پیدا نہیں کیا کہ ان کے ذریعے انسانوں کی گردنیں شیطان کے قبضے میں چلی جائیں۔ پس ہمارا فرض ہے کہ اپنی قوم کے اخلاق کو درست رکھیں اور وہ آگے اپنی اولادوں کے اخلاق کو درست کرتے چلے جائیں۔ یہاں تک کہ یہ اخلاق رواج پا جائیں اور جب احمدیت کا غلبہ ہو اور دنیا کی اصلاح کا کام احمدیت کے سپرد ہو تو احمدیت دنیا کے اخلاق درست کر دے اور دنیا تسلیم کر لے کہ (-) شیطان کو شکست دینے میں کامیاب ہو گئے۔ اس کام کے لئے اگر ہماری راتوں کی نیندیں حرام ہو جائیں۔ ہمارے دنوں کا آرام اڑ جائے۔ ہمارے دلوں کا چین اور سکینت کھویا جائے۔ تو یہ کوئی بڑی تکلیف نہیں بلکہ عین حق ہو گا۔ جو ہم نے ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور ان بلاؤں سے ہمیں ان سے زیادہ نجات دے جتنی کہ طاعون اور ہیضہ سے بچنے کی بندے تمنا رکھتے ہیں۔

(یہ ارشاد حضرت صاحب نے 16۔ فروری 1945ء کو فرمایا)

---

گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہوتا ہے کہ گویا اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ یعنی توبہ سے پہلے کے گناہ اس کے معاف ہو جاتے ہیں۔ اس وقت سے پہلے جو کچھ بھی اس کے حالات تھے اور جو بیجا حرکات اور بے اعتدالیاں اس کے چال چلن میں پائی جاتی تھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو معاف کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک عہد صلح باندھا جاتا ہے اور نیا حساب شروع ہوتا ہے۔ پس اگر اس نے خدا تعالیٰ کے حضور سچے دل سے توبہ کی ہے تو اسے چاہئے کہ اب اپنے گناہوں کا نیا حساب نہ ڈالے اور پھر اپنے آپ کو گناہ کی ناپاکی سے آلودہ نہ کرے بلکہ ہمیشہ استغفار اور دعاؤں کے ساتھ اپنی طہارت اور صفائی کی طرف متوجہ رہے اور خدا تعالیٰ کو راضی اور خوش کرنے کی فکر میں لگا رہے اور اپنی اس زندگی کے حالات پر نادم اور شرمسار رہے جو توبہ کے زمانہ سے پہلے گذری ہے۔

خلافت لائبریری ربوہ



Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفت روزہ دی ٹروتھ نائیجیریا 8- مئی 1959ء

# ہماری تاریخ

the 8 - 5 - 1959

TRUTH

THE FIRST [redacted] NEWSPAPER IN NIGERIA

ہالینڈ سے احمدیہ جماعت کے مربی انچارج مولانا عبد الحکیم نے ہالینڈ میں احمدیہ جماعت کی کارکردگی کے متعلق ایک تفصیلی مضمون میں بتایا ہے کہ اب خدا کے فضل سے اخبارات اور دوسرا میڈیا اور سکولوں اور کالجوں کے طلباء احمدیہ جماعت کی طرف خاص توجہ دینے لگے ہیں۔ مشن ہاؤس اور بیت الحمد دیکھنے کے لئے متعدد دوست تشریف لاتے رہتے ہیں اور ان میں سے اکثر کے ساتھ بڑی اچھی اور مفصل گفتگو ہوتی ہے۔ سال رواں کے جنوری اور فروری کے مہینوں میں اخبارات میں ہیگ کی احمدیہ بیت کا تذکرہ کیا جاتا رہا۔ ایک اخبار جو خاصا مقبول ہے اور جس کی اشاعت بہت سے اخبارات سے زیادہ ہے نے لکھا کہ مشرقی مذہب کا REVIVAL ہو رہا ہے۔ جب گذشتہ سال دسمبر کے مہینے میں پرنس فہد فیصل جو ریاض کے لارڈ میئر ہیں نے ہالینڈ کا دورہ کیا تو مشن کے افراد نے بھی ان سے ملاقات کی۔ عالمی کانگرس برائے مذاہب نے مشن ہاؤس کے احاطے میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس کی حاضری کافی تسلی بخش تھی۔ مولانا کمل صاحب تمام افراد جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہوئے اپنی رپورٹ کو ختم کرتے ہیں۔

## عالمی مذاہب اور امن

اسی صفحہ پر کیپٹن سی۔ ای لک سن۔ ایں۔ ایم۔ جی جو انگریزوں کی ایک نو آبادی کے گورنر تھے۔ کا ایک خط بھی شائع ہوا ہے۔ اس خط کا عنوان انہوں نے عالمی مذاہب اور امن رکھا ہے۔

وہ لکھتے ہیں کہ "دی وائس" (VOICE) ناروے میں میرے مضمون "عالمی مذاہب اور امن" جو مارچ' اپریل اور مئی کے شمارے میں شائع ہوا' کے سلسلے میں مجھے بہت سے خطوط اور دستاویزات ملی ہیں۔ جن کا تعلق دنیا کے مختلف مذاہب اور روحانی تحریکات سے ہے۔ البتہ عیسائیوں کی طرف سے مجھے ایسی کوئی چیز نہیں ملی۔

وہ کہتے ہیں کہ مثال کے طور پر عالمی بہائی فیتھ کے پیروکار دعویٰ کر رہے ہیں کہ وہ مشرق اور مغرب کے مختلف لوگوں میں جلد جلد ترقی کر رہے ہیں اس مذہب کی بنیاد بہاءاللہ کی تعلیم پر ہے۔ بہاءاللہ ایک ایرانی تھا۔ جنہوں نے 1863ء میں دعویٰ کیا کہ وہ وہی مامور ہیں جن کے آنے کی پہلے تمام نبیوں نے اطلاع دے رکھی ہے۔ اگر درحقیقت یہ مذہب دونوں مغرب اور مشرق میں مضبوطی سے قائم ہو رہا ہے۔ جیسا کہ اس کے متبعین دعویٰ کرتے ہیں۔ تو پھر ہمارے عیسائی مذہبی راہنما جس طرح عیسائیت کو پیش کر رہے ہیں اس میں ضرور کوئی خامی ہے۔

لیکن اس سے بھی زیادہ قابل غور وہ چیلنج ہے جو (دین حق) کی صورت میں سامنے آ رہا ہے۔ جس طرح کہ مسٹر این ایم نسیم سیفی نے اسے بیان کیا ہے۔ مسٹر سیفی نائیجیریا کے احمدیہ مشن سے تعلق رکھتے ہیں وہ تو یہاں تک کہتے ہیں کہ عیسائیت تو صرف بنی اسرائیل کے لئے تھی۔ اس لئے (دین حق) کو دنیا کا عالمی مذہب مان لینا چاہئے۔ افریقی خاص طور پر یہ سمجھنے میں حق بجانب ہیں کہ عیسائیت جیسا کہ اس کے حکمران اور بڑے بڑے پادری پیش کرتے ہیں افریقنوں کے لئے نہیں ہے۔ سولہویں صدی میں مغربی افریقہ کے غلام عیسائی مشنریوں نے بنائے تھے۔ جنہوں نے ان علاقوں کی جھونپڑیوں پر اپنے گرجے بنا لئے۔ جیسے سینٹ جارج المینا اور سینٹ انتھونی ایکسم۔ اس وقت افریقہ کے لئے یورپین لوگوں میں ایک دوڑ لگی ہوئی تھی۔ اور یہ یورپین لوگ عیسائی مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ کہا جا سکتا ہے کہ انیسویں صدی میں ان لوگوں نے جو کچھ کیا وہ افریقہ سے محبت کے نتیجہ میں نہیں کیا جاتا۔

کیپٹن لک سن کہتے ہیں کہ اس کے بالمقابل میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو افریقہ میں لونگ (Living) سٹون اور لوگارڈ کے زمانہ میں انگریزوں کی مداخلت کے خلاف ہیں۔ بہت سے افریقی خود اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ اس سے پہلے زمانے میں جب وہ خود حکمران تھے تو ہمیشہ قبائل کی جنگ جاری رہتی تھی۔ لوگوں کو غلام بنایا جاتا تھا۔ اور حالت ناگفتہ بہ تھی۔ اور یہ اس وقت ہوا جب سونگھے سلطنت کا مورز نے خاتمہ کر دیا۔

لیکن جس طرح یورپین لوگوں نے پہلے 1914ء-1918ء کے دوران آپس میں افریقہ کی سرزمین پر اپنے مفادات کے لئے جنگیں کیں اور جس کا دوسری دفعہ مظاہرہ دوسری جنگ عظیم میں کیا گیا۔ انہیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ یہ دعویٰ کریں کہ وہ افریقہ کے محافظ بن کر آئے تھے۔ اور اب وسطی اور شمالی افریقہ میں آباد ہونے والے سفید فام لوگوں نے جس خود غرضی کا مظاہرہ کیا ہے اس کی وجہ سے بر اعظم میں ایک افراتفری پھیل گئی ہے۔ حالانکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ پہلے انہی لوگوں نے افریقن فوجوں کی مدد سے امن و امان قائم کیا تھا۔

بقیہ صفحہ 5

---

ترے کرم سے بھرے خزانے، مری نظر کا سوال کم ہے
دیا ہے سب بے حساب تُو نے مجھے ہی اپنا خیال کم ہے

میں خود نہیں تھی کسی بھی قابل مجھے جو تُو نے مقام بخشا
سبھی ہے بے شک عطایہ تیری کچھ اس میں میرا کمال کم ہے

نظر اُٹھا کے مَیں کیسے دیکھوں سرِ ندامت جُھکا ہے یارب
جمال ہے بے حجاب تیرا۔ مجھے ہی تابِ جمال کم ہے

بہائے آنسو ردا، بھگو دی چُھپایا دامن نظر جُھکی ہے
ہجومِ یاراں یہ کہہ رہا ہے ابھی یہ میرا زوال کم ہے

میں تُجھ کو رکھتی ہوں یاد یارب تُو مجھ کو شائد نہ بھُول جائے
کھٹک رہی ہے یہ بات دل میں مگر مجھے احتمال کم ہے

نظر تو آتے ہو ہر گھڑی تم بلاشبہ میں نے مانا عظمت
ہماری آواز سُن نہ پاؤ تو ہجر زیادہ' وصال کم ہے

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

---

## THE JUDGEMENT DAY.

You will tell me what to say and how to say
You will tell me what to do and where to stand
My Lord and God, let me tell you here and now
On that awful Day I'll give my hand in Your hand

If I do Your wish and Will, all the time
If I bow and beg and praise and pray
Let me know for the pleasure of my heart and soul
Will You do my wish My Lord, on the Judgement Day?

(VIRTUE AND VICE)

## قیامت کا دن

تو مجھے بتائے گا
کہ مجھے کیا کہنا چاہئے
اور کس طرح کہنا چاہئے
تو مجھے بتائے گا
کہ مجھے کیا کرنا چاہئے
اور مجھے کس جگہ کھڑے ہونا چاہئے
میرے آقا! اور میرے خدا!!!
میں تجھ سے یہیں یہ بات کہہ دینی چاہتا ہوں
کہ اس مہیب دن میں اپنا ہاتھ تیرے ہاتھ میں
دے دوں گا
اگر میں تیری رضاء کے مطابق ہمیشہ کام کروں
اگر میں جُھکوں
اور تجھ سے مانگوں
اور تیری تحمید کروں
اور تیرے آگے دعا کے ہاتھ پھیلاؤں
تو تُو مجھے بتا
تاکہ میرے قلب اور میری روح کو اس سے
خوشی حاصل ہو۔ کہ کیا قیامت کے دن تو وہ بات
کرے گا
جسکی مجھے خواہش ہے (یعنی بخشش)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی خالات - واقعات - شخصیات

# بوسنیا - پائیدار امن کی شاہراہ پر

نیٹو کے سفراء نے برسلز میں جمعہ کے روز ملاقات کی اور ایک کثیر المملکتی فوج کے قیام کے بارے میں بات چیت کی۔ یہ فوج مستقبل میں بوسنیا میں امن سمجھوتے پر عمل در آمد کی ذمہ دار ہوگی۔

16 ملکوں کی اتحادی تنظیم کے سفیر صاحبان کی اس ملاقات کا مقصد اس امن سمجھوتے میں طے پانے والی فوج کی تفاصیل طے کرنا تھا جس کے قیام کا فیصلہ ماہرین نے کیا ہے۔ یہ مذاکرات جمعہ کی شام تک جاری رہے۔ اور اس منصوبے کو آخری شکل دی گئی تاہم اب بھی کئی معاملات تصفیہ طلب ہیں جن میں اس فوج کی قیادت کا مسئلہ' اخراجات اور تعداد شامل ہے۔ نیٹو کے ترجمان نے بتایا کہ اس ملاقات میں کئی نکات اٹھائے گئے۔ ضروری ہے کہ ان سب پر غور کیا جائے۔ تاہم اس میں وقت لگے گا۔ ان سفراء کی میٹنگ کا مقصد منصوبے کی تفاصیل طے کرنے کی بجائے اس کو سیاسی قوت مہیا کرنا تھا۔ اب متعلقہ افسران ان کی تفاصیل طے کریں گے۔ تاکہ ایک کثیر المملکتی فوج کا قیام عمل میں لایا جاسکے۔

یہ فوج جو کہ بوسنیا میں اس وقت موجود اقوام متحدہ کی حفاظتی فوج کی جگہ لے گی' اس وقت تک تعینات نہیں کی جاسکے گی جب تک کہ بوسنیا کے تینوں فریق جنگ بندی پر متفق نہیں ہو جاتے۔

لیکن امریکہ کا اصرار ہے کہ کثیر الملکتی فوج کو فوری طور پر متعین کیا جائے۔ یاد رہے کہ امریکہ نے اپنی شدید کوششوں کے بعد بوسنیا میں امن سمجھوتہ منوانے میں کامیابی حاصل کی ہے۔

امریکہ کو یقین ہے کہ منگل کو طے پانے والے سمجھوتے ایک نئی "یونین آف بوسنیا ہرزی گوونیا" کے لئے آئینی انتظامات طے کئے جا سکیں گے۔ اور چند ہفتوں کے اندر اندر جنگ بندی کا سمجھوتہ طے پا جائے گا۔ حالانکہ اس وقت تک شمالی بوسنیا میں جنگی کارروائیاں جاری ہیں۔

ایک سفارت کار نے کہا کہ ایک دفعہ پوزیشنیں سنبھالنے کے بعد نیٹو کی نئی فورس متحارب گروپوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ رکھنے میں استعمال کی جاسکے گی۔ اور اس کے ذریعے امن معاہدے کا احترام کیا جاسکے گا۔

اگرچہ ابھی تک اس فورس کے جوانوں کی تعداد کا تعین نہیں ہو سکا لیکن اندازہ ہے کہ یہ فوج 50 ہزار فوجیوں پر مشتمل ہوگی۔ اور اس میں وہ ملک بھی شامل ہوں گے جو نیٹو کے رکن نہیں ہیں۔

ایک اہم بات جو اٹھائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اس فورس میں مختلف ملکوں کے فوجی شامل ہوں گے۔ اور نیٹو سے تعلق کوئی ضروری امر نہیں ہوگا۔

اس میں روس اور بعض مسلمان ممالک کی فوج بھی شامل ہوگی جنہوں نے اس فورس میں شامل ہونے کی خواہش ظاہر کی ہے۔

خصوصیت کے ساتھ روس نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ مستقبل میں بوسنیا میں متعین ہونے والی کسی بھی فوج میں اس کو ضرور شامل کیا جائے تاہم روس نے اپنے فوجیوں کو نیٹو کی کمانڈ میں دینے سے انکار کر دیا ہے۔ روس نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ فورس میں اس شرط پر شامل ہوگا کہ امریکہ اور روس کے افراد اس کی کمانڈ باری باری کریں۔

سفارت کاروں نے امید ظاہر کی ہے کہ روس کی شمولیت کے مسائل پر قابو پا لیا جائے گا۔ امریکہ نے پہلے ہی کہا ہے کہ وہ اپنے 25 ہزار فوجی اس فورس کے لئے بھیجنے کو تیار ہے۔ جبکہ فرانس اور برطانیہ نے فی کس 15 ہزار فوج بھیجنے پر پہلے ہی رضامندی ظاہر کی ہوئی ہے۔ نیٹو کی اس فوج کی حتمی تفاصیل آئندہ جمعرات میں ولیمز برگ' ورجینیا میں ہونے والی نیٹو کے وزرائے دفاع کی سالانہ میٹنگ میں طے کئے جانے کی امید ہے۔

ادھر یہ خبر ملی ہے کہ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر رچرڈ ہال بروک سرائیوو پہنچ رہے ہیں تاکہ امن کے سمجھوتے پر عمل در آمد کی تفاصیل طے کی جاسکیں۔ وہ اپنی زیادہ تر توجہ جنگ بندی اور مختلف علاقوں کی حد بندی پر مرکوز کریں گے۔ منگل کے روز جس امن منصوبے پر اتفاق کیا گیا ہے اب اس پر عمل در آمد کی راہ میں حائل مشکلات کو دور کیا جاتا ہے۔ کوشش یہ کی جا رہی ہے کہ سرائیوو سے باہر جانے والی دو سڑکوں کو کھولا جائے تاکہ سرائیوو میں بلا روک ٹوک آمد و رفت ہو سکے۔ دراصل امریکہ کے نائب وزیر خاجہ کا یہ دورہ زیادہ تر اسی مقصد کے لئے بھی ہے۔

○○○

## پی ایل او اسرائیل معاہدہ

مشرق وسطی میں فلسطینی تنظیم آزادی اور اسرائیل کے درمیان طے پانے والے امن سمجھوتے کو کامیاب بنانے کے لئے امریکہ اقدامات کر رہا ہے۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر نے اپیل کی ہے کہ فلسطینی علاقے کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تجارت کی جائے تاکہ خود مختار فلسطینی علاقے مستحکم ہو سکیں انہوں نے کہا کہ جن ممالک نے اس علاقے کے لئے امدادی رقوم دینے کا وعدہ کیا ہے وہ جلد از جلد ادائیگیاں کریں روسی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ آج وقت نقشوں پر دستخط کرنے کا نہیں ہے بلکہ چیکوں پر دستخط کرنے کا ہے۔

ایک یہودی عالم ربی نے دریائے اردن کے مغربی کنارے سے اسرائیلی فوجیوں کو واپس آنے سے انکار پر مائل کرنے والوں پر سخت تنقید کی ہے اور ان کو یہودیوں کا غدار قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ ان باتوں سے اسرائیل پر منفی اثرات مترتب ہوں گے یہ لوگ امن کے دشمن ہیں۔

○○○

## اقوام متحدہ کا مالی بحران

اقوام متحدہ اپنے شدید ترین مالی بحران سے دوچار ہے۔ کئی ممالک نے اپنے حصے کی ادائیگیاں نہیں کیں۔ اس سلسلے میں ایک تجویز یہ پیش کی جا رہی ہے کہ جو ممالک دو سال کے بقایا دار ہو جائیں ان سے اقوام متحدہ میں ووٹ کا حق لے لیا جائے۔ اگر ایسا ہو گیا تو اس فیصلے کے دور رس اثرات مرتب ہوں گے۔

○○○

## یورپ ایک کرنسی

یورپی برادری باہم مکمل اتحاد کی جس راہ پر چل رہی ہے اس کے تحت مختلف یورپی ممالک کے درمیان باہمی تعلق اور محبت بڑھانے کے اقدامات کئے جاتے رہتے ہیں۔ اب ایک اہم قدم 1999ء میں اٹھایا جانا متوقع ہے۔ یہ ہے تمام یورپی ممالک میں ایک ہی کرنسی کا نظام متعارف کرانا۔ اگرچہ 1999ء میں ابھی چار سال باقی ہیں لیکن کئی یورپی ممالک کا کہنا ہے کہ وہ اس تاریخ تک ایک ہی کرنسی کا نظام رائج نہ کر سکیں گے۔ یہ بات جرمنی کے وزیر مال نے بتائی ہے۔

○○○

## سری لنکا میں تاملوں کی تازہ کارروائی

سری لنکا میں امن کے امکانات روز بروز مخدوش ہوتے جا رہے ہیں۔ باغی تامل ٹائیگرز اور حکومتی فوجی دونوں کی آئے دن کی کارروائیاں ایک دوسرے کے خلاف جاری ہیں۔ ایک دن اگر حکومتی فوج کی سخت کارروائی کی خبر آتی ہے تو دوسرے دن تامل ٹائیگرز کی کوئی بڑی خبر آجاتی ہے اور دونوں فریق نہ تھکتے ہیں نہ رکتے ہیں۔ ایک بے مقصد اور تباہ کن خانہ جنگی جاری ہے۔

جمعہ کے روز تامل علیحدگی پسند گوریلوں نے سری لنکا کے شمال مشرق میں ایک پولیس سٹیشن کو تباہ کر کے 23 پولیس والوں کو ہلاک کر دیا جب کہ ان کے صرف 3۔ افراد موت کا شکار ہوئے۔

ایل ٹی ٹی ای لبریشن (ٹائیگرز آف تامل ایلام) کے درجنوں گوریلے سمندر کے ذریعے ساحل شہر کلکودھا میں آئے اور سورج نکلنے سے قبل ایک پولیس سٹیشن پر حملہ کر دیا۔ یہ ایک بہت بڑا اور شدید حملہ تھا 22 کانسٹیبل ہلاک ہوئے اور 12 زخمی ہوگئے۔

گوریلوں نے بلڈنگ کو آگ لگانے سے پہلے اسلحہ کو آگ لگادی۔ اس پولیس سٹیشن میں 40 پولیس والے متعین تھے۔

○○○

## یوم تحریک جدید

## 27۔ اکتوبر 1995ء

○ حسب فیصلہ مجلس مشاورت 1991ء کہ "وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے۔"

(1) اس کی تعمیل میں امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ سال رواں کا دوسرا "یوم تحریک جدید" مورخہ 27۔ اکتوبر 1995ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔

(2) اس موقع پر امراء صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

(3) خطبات میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے۔

(4) اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات وافضال الہیہ کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے۔

(5) اس دن حسب ذیل مطالبات پر خصوصی طور پر روشنی ڈالی جائے۔

1 احباب جماعت سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس اور کھانے میں سادگی اختیار کی جائے۔

2 مطالبات وقف اولاد / وقف زندگی (الف) والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

(ب) نوجوان اور پنشنر احباب دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔

نصت موسمی اور رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

3 اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

4 جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کر لیں

5 عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں

6 راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں

7 قومی دیانت کا قیام کریں۔

8 مقصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

امراء صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

خلافت لائبریری ربوہ



Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اطلاعات و اعلانات

## درخواست دعا

○ مکرم میاں عطاء اللہ صاحب دار الرحمت غربی ربوہ ان دنوں بہت علیل ہیں۔ انتہائی کمزوری ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید ربوہ کی اہلیہ صاحبہ بغرض علاج فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہے۔ کمزوری کافی ہے ان کی کامل صحت یابی کے لئے احباب سے درخواست ہے۔

## سانحہ ارتحال

○ مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مجاہد صاحب رحمٰن کالونی کی ہمشیرہ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ مستری نواب الدین صاحب (وفات یافتہ) آف چک چٹھہ مورخہ 95-9-28 کو تقریباً 4 بجے شام وفات پا گئی ہیں ان کی عمر 79 سال تھی اور موصیہ تھی مورخہ 95-9-29 کو میت ربوہ لائی گئی اور بیت اقصیٰ میں جمعہ کے بعد جنازہ پڑھایا گیا بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم رشید احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

○ محترمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم حشمت علی صاحب (وفات یافتہ) مورخہ 27 ستمبر 1995ء کو دار النصر شرقی ربوہ میں وفات پاگئیں۔ ان کی عمر 75 سال تھی۔

آپ موصیہ تھیں۔ ان کا جنازہ ملک سردار احمد خادم صاحب نے پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے ئے درخوابت دعا ہے۔

○ مکرم عمر امجد صاحب سابق صدر موصیان محلہ دار العلوم ربوہ (مالاباری) مورخہ 13- اپریل کو کراچی میں بمقتضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ آپ موصی تھے۔ ان کی میت ربوہ لائی گئی اور اگلے روز بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

## گمشدہ نوٹس

○ ایک عدد بڑا رجسٹر جس میں دسویں جماعت کے نوٹس وغیرہ درج ہیں۔ انصار اللہ مرکزیہ کے قریب گر گیا ہے۔ جس کسی صاحب کو ملے وکالت دیوان تحریک جدید میں پہنچا دیں۔

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

محمد اشرف کاہلوں

# سنسکرت اور یورپی فکر

پندرھویں صدی عیسوی وسط یورپ میں نشاۃ ثانیہ کا دور ہے۔ اس میں مختلف تحریکوں نے جنم لیا۔ ہیومین ازم کی تحریک شروع ہوئی۔ مارٹن لوتھر نے اکتوبر 1517ء کو اصلاحِ دین کی تحریک کے نام پر 95 سوالات ایک کلیسیا کے سامنے چسپاں کئے۔ اس اصلاحِ دین کی تحریک کے نتیجہ میں "کتاب مقدس" کو سائنسی اور منطقی انداز میں جانچنے اور پرکھنے کی ابتداء ہوئی۔ اور اس نظریہ کو فروغ دیا جانے لگا کہ "آدم سامی اقوام اور یورپی اقوام کا ایک نہیں" اس تصور کو اس قومی تعصب نے بھی ہوا دی۔ جو یورپ میں یہود کے خلاف پروان چڑھ رہا تھا۔ جس کے بنیادی محرکات ذیل اسباب تھے۔ اول یہ کہ یہود کا دعویٰ برگزیدیت بر اقوام دیگر۔ دوئم یہ کہ دعویٰ برگزیدیت اور فعل مصلوب مسیح کا ادعا میں پایا جانے والا تضاد سوئم یہ کہ اقتصادیات یورپ پر قبضہ۔ ان عوامل و اسباب نے یورپ میں یہودیوں کے خلاف تعصبات کو خوب بھڑکایا۔ چنانچہ یورپ میں ایک اور تحریک کی داغ بیل پڑی اور جو اینٹی سیمٹزم تحریک کہلائی۔ اس تحریک کی بنا پر بائبل کے نظریہ پیدائش انسانی اور تخلیق آدم سے متعلق روایات رد ہونے لگیں اور دعویٰ ہونے لگا کہ "بائبل کا آدم سامی اقوام کا ہے۔ یورپی اور دیگر اقوام کا نہیں۔"

اٹھارہویں صدی عیسوی میں "خرد افروزی" کی تحریک کا آغاز ہوا۔ اس کے زیر اثر افکار و نظریات بھی متاثر ہوئے۔ نسل انسانی پر تحقیق کرنے والے ماہرین بشمول ماہرین حیاتیات اور ماہرین علم الانساب دو واضح مکتبہ فکر میں بٹ گئے۔ ایک مونو جنیسٹ کہلائے اور دوسرے پولی جنیسٹ۔

والٹیئر اور جرمن فلسفی مائنر پولی جنیسٹ اور نسلی برتری کے تصور میں پیش پیش تھے۔ اینٹی سیمٹزم تحریک میں ضروری تھا کہ ان سوالوں کا جواب تلاش کیا جائے کہ اگر سامی اقوام کا آدم وہ آدم نہیں جو یورپی اقوام ہیں۔ تو پھر ان اقوام کا آدم کون ہے؟ اس کی جائے پیدائش کہاں ہے؟ اس کی زبان کیا تھی؟ جب تک ان بنیادی نوعیت کے سوالوں کے جوابات دستیاب نہیں ہوتے مختلف آدموں کا تصور درست قرار نہیں پا سکتا تھا۔ اس لئے ان نظریات کے موید طبقہ علمی نے اپنے 'آدم' اس کی جنم بھومی اور زبان کا کھوج لگانا شروع کیا۔ اس تحقیق میں جرمن علماء اور دانشور سرفہرست ہیں۔ در اصل یہود دشمنی تمام تحقیق میں کار فرما نظر آتی ہے۔ کیونکہ جرمنوں نے یہود کے خلاف جو عملی اقدامات اٹھائے وہ اینٹی سیمٹزم تحریک کا نتیجہ تھے۔ اور یہی تحریک نئے آدم کی تلاش میں تھی۔ اس تلاش آدم میں ان کی بدحواسیاں اور بوالعجبیاں قابل غور ہیں۔ کبھی کہا گیا کہ انسانیت کا مخرج یہود کا مشرق ہے۔ کیونکہ عدن بھی مشرق میں ہے۔ اس کے گرد چار دریا ہیں۔ جن میں ایک دریائے فرات ہے۔ بیوفان (88-1707) کے نزدیک بحیرہ کیپئن کا مشرق ہے ایک فرنچ نیچرلسٹ "لینی" کی رائے کے مطابق "خط استواء کے قریب کا علاقہ ہے" والٹیئر نے کہا "ہر چیز ہمیں گنگا کے کناروں سے پہنچتی ہے"

اس نظریہ کی بدولت یورپی اقوام کا اصل مخرج ہندوستان قرار پانے لگا "ہالویل" اور "ڈو" نے برملا اعلان کیا کہ "دنیا کی ثقافتیں ہندوستان کی مرہون منت ہیں" جرمن فلسفی "ہرڈر" نے جرمن کا رشتہ ہندوستان سے جوڑنے میں سرگرم عمل نمونہ دکھایا۔ قدرتی سوال ہے کہ جب نیا آدم تلاش کر لیا تو اس کی زبان کون سی تھی؟ زبانوں کے اشتراک کو ظاہر کر کے اس مسئلہ کو حل کرنے کی سعی ہونے لگی۔ فرانسیسی پادری "کوردو" نے 1760ء میں ایک مقالہ شائع کیا جو ایشیائی زبانوں اور یورپی زبانوں کے الفاظ میں مماثلت پر تحریر تھا۔ ولیم جونز نے سنسکرت اور یورپی زبانوں میں مماثلت کا تفصیل سے ذکر کیا۔ جرمن مفکر فریڈرک شیگل نے اس نظریہ میں ترمیم کر کے لسانیات کو نسل کی بنیاد بنایا اور جرمنوں کا رشتہ ہند سے جوڑ دیا۔ اور سنسکرت کو ام الالسنہ کا درجہ ملنا شروع ہوا۔ اس نے 1802ء میں سنسکرت سیکھی اور 1805ء میں کولون یونیورسٹی میں ہسٹری پر اہم لیکچر دیئے۔ اور اعلان کیا کہ "ہر چیز کی اصل ہندوستان ہے" مصر نے علوم ہند سے سیکھے ہیں۔ لیکن روح اور تاریخ کے علوم نہ سیکھ سکے ہیگل بھی جرمن کا سنسکرت سے رشتہ کا قائل تھا۔ تاہم گوئٹے ایران کی طرف مائل تھا۔ ایک اور دانشور "فریڈرک پاٹ" نے لسانی بنیادوں پر یورپی اقوام کا مخرج "ایشیا" ہونا ثابت کیا۔ اسی تحریک کے زیر اثر یورپ میں ایک اور تحریک ڈی ایسٹ (Diest) چلی یہ تحریک دراصل خرد افروزی تحریک کا مذہبی شاخسانہ تھی۔ اس کے درج ذیل اہم اصول تھے۔

i- تمام مذاہب کی تعمیر میں آفاقی اصول ہیں۔ جو مذاہب کی بنیاد ہیں۔

ii- حضرت موسیٰ کے علوم مصریوں سے حاصل کردہ تھے۔

iii- کم مایہ اور غلام لوگوں پر وحی کیسے نازل ہو سکتی ہے؟

اس تحریک نے جو اثرات ذہنوں پر مترتب کئے ان کا نمونہ ہمارے خطہ کے ایک مشہور شاعر کے کلام میں ملتا ہے۔ جو "غلام کے الہام" کو "غارت گر اقوام" کے آئینہ میں دیکھتا ہے۔ اس سوچ کا مرکزی محرک ڈی ایسٹ تحریک کا اثر ہے۔ سنسکرت ہر ریسرچ کا آغاز اسی وقت ہو گیا تھا۔ جب یورپی اقوام کا تعلق و رشتہ ہند سے یورپی مفکرین جوڑنے لگے تھے۔ اس میں وقت کے ساتھ ترقی ہوتی گئی۔ ولیم جونز کی ایشیا تک ریسرچ 1803ء میں شائع ہوئی۔ فرانس میں 1816ء میں سنسکرت زبان کا شعبہ قائم ہوا۔ 1826ء کے بعد اس پر اور تیزی سے کام ہونے لگا۔ میکس میولر جس نے سنسکرت کی لغت مرتب کی جو ایک پایہ کی کتاب ہے۔ وہ آریائی نظریہ کا حامی تھا۔ جس کی بناء پر سنسکرت یورپی مفکرین بالخصوص جرمنوں کے نزدیک ام الالسنہ کا درجہ رکھتی تھی۔ خلاصہ تحریر یہ کہ اینٹی سیمٹزم تحریک کے نتیجہ میں یورپی اقوام کا اصل وطن ہندوستان قرار پایا نیا آدم جو سامی اقوام سے نہ تھا۔ اس کی جنم بھی ہندوستان تھی سنسکرت ام الالسنہ ہے۔ عبرانی نہیں کیونکہ تمام پیدائش انسان اول ہدا ہے یہی وجہ ہے کہ سنسکرت ام الالسنہ کے پس پردہ یورپی فکر ہے یہ نظریہ ام الالسنہ جب میکس میولر کی کاوشوں سے نقطہ عروج پر تھا تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر اعلان فرمایا کہ عربی ہی ام الالسنہ ہے اس کے ثبوت میں "منن الرحمان" کتاب لکھی یہ 1895ء کی بات ہے اور اپنا 1995ء سے ہے کہ کوئی دنیا کا ماہر لسانیات اس صداقت کو دلائل اور ٹھوس حقائق سے رد نہیں کر سکے۔ بلکہ اس مشن کو آپ کے ایک مخلص فدائی نے جانفشانی سے آگے بڑھایا ہے۔ اور ثابت کر دکھایا ہے کہ واقعی عربی ام الالسنہ ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

بقیہ صفحہ ۱

...کی بعثت کی اصل غرض ہوتی ہے اور پھر انہیں کہا (-) تم کیوں متقی نہیں بنتے؟ یاد رکھو انسان کو جس قدر ضرورتیں پیش آسکتی ہیں جس قدر خواہشیں اور امنگیں اسے کسی کی طرف کھینچ کر لے جاسکتے ہیں۔ وہ سب تقویٰ سے حاصل ہوتی ہیں۔ متقی اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوتا ہے۔ اور اللہ سے بڑھ کر انسان کس دوست اور حبیب کی خواہش کر سکتا ہے۔ تقویٰ سے انسان خدا تعالیٰ کی تولّی کے نیچے آتا ہے۔ متقی کے ساتھ اللہ ہوتا ہے۔ متقی کے دشمن ہلاک ہوتے ہیں۔ متقی کو اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے تعلیم دیتا ہے۔ متقی کو ہر تنگی سے نجات ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ متقی کو ایسی راہوں اور جگہوں سے رزق پہنچاتا ہے کہ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا۔

(از خطبہ 17 جنوری 1907ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

**ربوہ : 2- اکتوبر-1995ء**
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار عارف محمد خان نکئی نے تاجروں کے خلاف مقدمات ختم کر دیئے ہیں۔ تاجر رہنما حاجی مقصود بٹ صاحب کی قیادت میں تاجروں کے 40 رکنی وفد نے وزیر اعلیٰ سے ملاقات کی اس موقعہ پر سینئر وزیر مخدوم الطاف احمد بھی موجود تھے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ تجارتی سرگرمیوں اور ملکی خوشحالی میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ حکومت تاجروں کے جائز مطالبات پورے کرنا چاہتی ہے انہوں نے کہا کہ میں وزیر اعظم سے اس معاملے میں بات کروں گا انہوں نے تمام گرفتار شدہ تاجروں کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ حاجی مقصود بٹ صاحب نے اس موقع پر کہا کہ وزیر اعلیٰ نے مقدمات واپس لے کر جس خلوص اور محبت کا اظہار کیا ہے ہم اس سے بھی زیادہ محبت اور خیر سگالی کا ثبوت دیں گے۔ اپنی معاشرتی ذمہ داریاں پوری کرتے ہوئے احتجاج سے اجتناب کریں گے۔

○ لاہور میں تاجروں کی کہیں جزوی اور کہیں مکمل ہڑتال ہوئی۔ دوکانیں زبردستی بند کرائی گئیں۔ بعض مارکیٹوں اور سڑکوں پر احتجاجاً ٹائر جلائے گئے شاہ عالمی اردو بازار انار کلی نیلا گنبد بیڈن روڈ ہال روڈ صرافہ بازار اعظم مارکیٹ منٹگمری روڈ پینوراما سنٹر اور عابد مارکیٹ مکمل طور پر بند رہیں۔

○ پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان کا صد سالہ یوم ولادت ملک بھر میں جوش و خروش سے منایا جائے گا۔ یادگاری ٹکٹوں کا اجراء کیا جائے گا۔

○ کراچی میں ہڑتال جلاؤ گھیراؤ اور پتھراؤ سے چار افراد ہلاک اور 4 زخمی ہو گئے۔ 20 گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں۔ کاروبار زندگی ٹھپ ہو کر رہ گیا۔ ہڑتال ایم کیو ایم کی اپیل پر کی گئی جو گزشتہ تین چار ہڑتالوں کی نسبت قدرے موثر تھی۔ تعلیمی ادارے کاروبار اور ٹریفک بند رہی۔ بعض علاقوں میں بازار کھلے رہے اور ٹریفک بھی چلتی رہی۔ سرکاری اور نیم سرکاری دفاتر میں حاضری کم رہی بینک بھی ویران پڑے رہے۔ لیاقت آباد ناظم آباد، فیڈرل بی ایریا گل بہار پاک کولونی، نارتھ کراچی، نیو کراچی اور اورنگی ٹاؤن میں مکمل ہڑتال رہی۔ جن علاقوں میں ہڑتال نہیں ہوئی وہ یہ ہیں لانڈھی ملیر سعود آباد، شاہ فیصل کالونی، گلشن اقبال، محمود آباد، پی ای سی ایچ ایس لیاری، شیر شاہ وغیرہ میں کاروبار چلتا رہا۔ سٹاک ایکسچینج کھلا تھا مگر ہڑتال کی وجہ سے کوئی کاروبار نہ ہو سکا۔

○ حیدر آباد میں بھی ہڑتال ہوئی۔ یہاں پر گاڑی کھاتہ میں ایک ہوٹل کے عقب میں بم کا زور دار دھماکہ ہوا جس سے 10۔ افراد شدید زخمی ہو گئے۔ لطیف آباد میں دو گاڑیاں جلا دی گئیں۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ کراچی میں ایم کیو ایم کی طرف سے ہڑتالوں میں شدت آ گئی ہے۔ ہڑتالوں سے کاروبار زندگی معطل ہونے کے ساتھ ہنگامہ آرائی تشدد اور توڑ پھوڑ کی وارداتیں بڑھ جاتی ہیں۔ ستمبر میں تین ہڑتالیں ہوئی جس کی وجہ سے پورے مہینے میں بمشکل 14 دن کام ہو سکا۔ ہڑتال زیادہ پر تشدد نہ تھی لیکن کراچی مفلوج ہو کر رہ گیا۔

○ پی ٹی وی نے اپنی خبروں میں بتایا کہ کراچی کے پانچ اضلاع میں سے چار میں ہڑتال نہیں ہوئی کاروبار زندگی معمول کے مطابق جاری رہا۔ خصوصاً چھوٹے دوکاندار تاجر دہاڑی دار اور مزدور طبقہ اپنے کام پر مصروف رہا۔ تاہم ضلع وسطی میں ہڑتال ہوئی دکانیں اور دیگر تجارتی ادارے بند رہے۔

○ فوج کے محکمہ اطلاعات کے ادارے نے فوج کے بارے میں فرضی خبروں پر دفاعی حکام کی تشویش سے آگاہ کیا ہے آئی ایس پی آر کی پریس ریلیز کے مطابق کور کمانڈرز کی کانفرنس میں پیشہ ورانہ امور پر بات ہوئی تھی۔ سیاسی امور کی رپورٹنگ من گھڑت اور قیاس آرائیوں پر مبنی ہے۔ فوجی ادارے نے امید کی ہے کہ قومی ذرائع ابلاغ آئندہ ان امور پر ذمہ داری کا مظاہرہ کریں گے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عوام اپوزیشن اور ایم کیو ایم سے نجات چاہتے ہیں۔ کراچی میں جب بھی امن ہونے لگتا ہے نواز شریف لندن جا کر ہڑتال کا اعلان کروا دیتے ہیں۔ الطاف حسین نے ہمیشہ دہشت گردوں کی ہلاکت کی مذمت کی۔ انہوں نے جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد کے اسرائیل کے بارے میں بیان کی وضاحت کرنے کو کہا اور کہا کہ وہ سوچ سمجھ کر بات کیا کریں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ براؤن ترمیم کی کامیابی ہمارے اصولی موقف کی فتح ہے۔ ہم پنجاب میں عدم استحکام نہیں چاہتے آج بھی وہاں پی ڈی ایف کی حکومت ہے۔

○ اسلام آباد میں مختلف وفود سے باتیں کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ سرحدوں پر خطرہ ہے مگر اپوزیشن کو گرینڈ الائنس کی پڑی ہوئی ہے۔ الطاف گروپ خود کو دہشت گردی سے الگ کرے۔ بار بار کی ہڑتالیں دہشت گردوں کو تحفظ فراہم کر رہی ہیں۔ عوام تحریکوں کی سیاست مسترد کر چکے ہیں۔ اپوزیشن کو گرینڈ الائنس کے سلسلے میں مایوسی ہو گی سنجیدہ سیاست دان اپوزیشن کے عزائم سے آگاہ ہیں۔

○ پنجاب کی سابق وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے اپنی معطلی کے خلاف ہائی کورٹ میں رٹ دائر کر دی ہے۔ انہوں نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ گورنر راج نافذ کرنے والے حالات ہرگز نہیں تھے۔ وزیر اعلیٰ کو اعتماد کا ووٹ لینے کی ہدایت بھی غیر قانونی ہے بدنیتی پر مبنی حکومت کے اقدامات کو غیر قانونی ڈیکلیئر کیا جائے۔

○ پنجاب کے اپوزیشن نے الزام عائد کیا ہے کہ گورنر نے صوبائی حکومت کا سربراہ بن کر پنجاب میں ایک اور سیاسی بحران پیدا کر دیا ہے۔ اپوزیشن نے منحرف ارکان کے خلاف الیکشن کمیشن میں ریفرنس دائر کرنے کا اعلان کیا ہے مردم شماری کے بغیر اچانک رائے دہندگان کی رجسٹریشن کرانے کے اعلان پر بھی تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ اجلاس میں انتظامیہ کو بھی آگاہ کیا گیا کہ وقت آنے پر بعض افسروں کو عبرت کا نمونہ بنا دیں گے۔ افسر حکمرانوں کے فریق بن کر اپنا مستقبل تاریک نہ کریں۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا ہے کہ بلدیاتی الیکشن جنوری یا فروری میں ہوں گے۔ موجودہ ووٹر لسٹیں جعلی ہیں۔ جماعتی یا غیر جماعتی کے بارے میں فیصلہ قیادت کرے گی۔

○ چیمپیئنز ٹرافی ہاکی ٹورنامنٹ میں پاکستان نے ہالینڈ کو ہرا کر تیسری پوزیشن حاصل کر لی۔

○ سری لنکا کے خلاف دوسرے ون ڈے کرکٹ میچ میں سری لنکا نے پاکستان کو ہرا کر سیریز برابر کر دی ہے۔ سری لنکا کے 257 رنز کے جواب میں پاکستانی ٹیم صرف 209 رنز بنا سکی۔

## اعلان

محترم مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی بیگم صاحبہ کی خدمت کے لئے ایک سمجھدار عورت کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی چھوٹی فیملی ہو تو اسے ترجیح دی جائے گی۔ معقول تنخواہ اور رہائش کے علاوہ بھی مراعات دی جائیں گی۔

رابطہ :- بیت العافیت - دار الصدر ربوہ
فون نمبر 212287

بھٹی ہومیو کلینک اینڈ سٹور (مقابل اقصیٰ)
رحمت بازار : صبح 10 تا 1/2 1 بجے
شام 5 تا 1/2 9 بجے
دار الیمن وسطی : صبح 8 تا 10 بجے
رحمت بازار ربوہ

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج حکیم نظام جان کا
مطب حمید (رجسٹرڈ)
مشہور دواخانہ
اولاد کا نہ ہونا • پیدا ہو کر فوت ہو جانا • نرینہ اولاد کی خواہش • اٹھرا • ورم • لیکوریا • ایام کی بے قاعدگی • بچوں کا سوکھا • گرمی • گیس • شوگر • بلڈ پریشر کا مکمل علاج ہوتا ہے
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ فون 254634

ہائی کوالٹی ڈش
اپنا قیمتی وقت اور رقم کو ضائع نہ کریں
بس ایک بار بہترین رزلٹ والا بھاری میٹل
ڈش انٹینا مناسب قیمت میں لگوائیں
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
اعلیٰ معیار ہماری پہچان

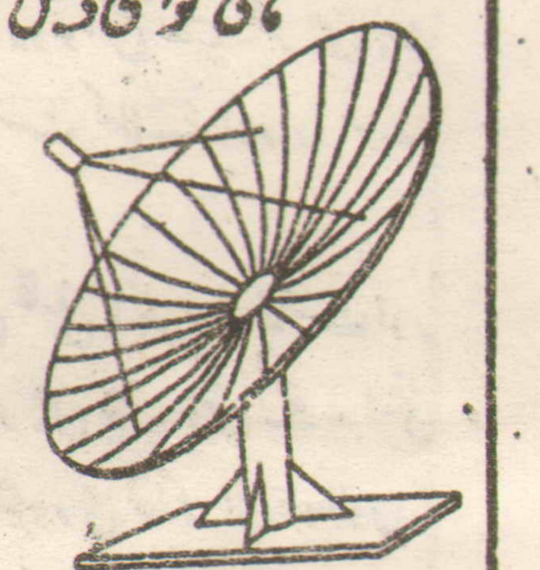

گارنٹی شدہ
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ فون : 211274

تریاق اٹھرا 20/- ، 40/- ، 200/-
نورِ نظر کورس 625/-
اکسیر معدہ 10/- ، 20/-
قندِ شفاء 2/- ، 15/-
زوجامِ عشق 30 گولی 300/-
خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار ربوہ فون : 04524-211538